سوال

(98) تسبیح مروج کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تسبیح مروجہ پر تسبیح و تہلیل پڑھنا کیسا ہے؟ یہ صورت خاص تسبیح پڑھنے کی زمانہ خیر القرون میں مروج تھی یا نہیں؟ اس کے منع یا جواز میں کوئی حدیث صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تسبیح مروجہ پر تسبیح و تہلیل پڑھنا جائز ہے، لیکن خلاف اولیٰ ہے۔ یہ صورت خاص تسبیح پڑھنے کی زمانہ خیر القرون میں مروج معلوم نہیں ہوئی اور نہ اس صورت خاص کے منع یا جواز میں کوئی حدیث صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دیکھی گئی۔ اس کا جواز اس وجہ سے ہے کہ تسبیح و تہلیل کھجور کی گٹھلیوں یا سنگریزوں پر پڑھنے کی تقریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور تسبیح مروجہ کھجور کی گٹھلیوں اور سنگریزوں کے ہم معنی ہے، اور خلافِ اولیٰ اس وجہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی گٹھلیوں یا سنگریزوں پر تسبیح و تہلیل پڑھنے کو خلافِ اولیٰ فرمایا ہے، تو تسبیحِ مروجہ پر بھی جو انھیں کے ہم معنی ہے، تسبیح و تہلیل پڑھنا خلافِ اولیٰ ہوگا۔

عن سعد بن أبي وقاص رضی اللہ عنہ أنہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأة، وبین یدیھا نوی أو حصی تسبح بہ، فقال: ((أخبرک بما ھو أیسر علیک من ھذا أو أفضل؟ سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء، وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الأرض، وسبحان اللہ عدد ما بین ذلک، وسبحان اللہ عدد ما ھو خالق، واللہ أکبر مثل ذلک، والحمد مثل ذلک، ولا إلٰہ إلا اللہ مثل ذلک، ولا حول ولا قوة إلا باللہ مثل ذلک)) [1] (رواہ أبو داود والترمذي)

[سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس آئے، جب کہ اس عورت کے سامنے گٹھلیاں تھیں یا کنکریاں، وہ ان کے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمھیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمھارے لیے اس سے آسان تر یا افضل ہو؟ (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ((سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء۔۔۔ الخ)) اللہ کی تسبیح ہے، اس مخلوق کی تعداد برابر جو اس نے آسمان میں پیدا کی۔ اللہ کی تسبیح ہے، اس مخلوق کی تعداد برابر جو اس نے زمین میں پیدا کی۔ اللہ کی تسبیح ہے اس مخلوق کی تعداد برابر جو اس نے ان دونوں کے مابین پیدا کی۔ اللہ کی تسبیح ہے، اس مخلوق کی تعداد میں جو وہ پیدا کرے گا۔ اللہ اکبر اسی کے مثل، "الحمد" اسی کے مثل، "لاالٰہ الا اللہ" اسی کے مثل اور "لاحول ولاقوة الا باللہ" اسی کے مثل]

وعن صفیة قالت: دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدي أربعة آلاف نواة أسبح بھا، فقال: ((لقد سبحت بھذا، ألا أعلمک بأکثر مما سبحت بہ؟)) فقالت: علمني، فقال: ((قولي

سبحان اللہ عدد خلقه))[2] (رواہ الترمذي)

[صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے، جب کہ میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں تھیں، جن کے ساتھ میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''توان (گٹھلیوں) پر تسبیح پڑھ رہی ہے، کیا میں تمھیں (ایسے کلمات) نہ سکھا دوں، جن سے تو زیادہ (اجر و ثواب) پائے، ان (کلمات) کی نسبت جن کے ساتھ تو تسبیح پڑھ رہی ہے۔'' انھوں نے کہا: ہاں، مجھے سکھا دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہہ "سبحان اللہ عدد خلقه" (اللہ کی تسبیح ہے، اس کی مخلوق کی تعداد برابر)]

''الحدیثان یدلان علیٰ جواز عدا لتسبیح بالنویٰ والحصیٰ، وکذا بالسبحة، لعدم الفارق لتقریرہ صلی اللہ علیہ وسلم للمرأتین علیٰ ذلک، وعدم إنکارہ، والاِرشاد إلیٰ ما ھو الأفضل لا ینافی الجواز'' (نیل الأوطار: ۲/ ۲۱۱)

[مذکورہ بالا دونوں حدیثیں گٹھلیوں، سنگریزوں اور اسی طرح سبحہ (مروجہ تسبیح) پر تسبیح شمار کرنے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں، کیونکہ یہ (مروجہ تسبیح) ان (گٹھلیوں اور سنگریزوں) سے الگ نہیں ہے اور اس جواز کی دلیل نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیثوں میں دو عورتوں کے لیے تقریر ہے۔ نیز یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار نہیں کیا۔ افضل چیز کی طرف راہنمائی کرنا اس (مفضول) کے جواز کے منافی نہیں ہے]

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحدیث (۱۰۰۰) سنن الترمذي، رقم الحدیث (۳۵۶۸) اس کی سند میں ایک راوی ''خزیمہ'' مجہول ہے۔ دیکھیں:

تقریب التہذیب (ص: ۱۹۳) السلسلة الضعیفة (۱/ ۱۸۸)

[2] سنن الترمذي، رقم الحدیث (۳۵۵۴) اس کی سند میں ''ھاشم بن سعید الکوفی'' ضعیف ہے۔ دیکھیں: السلسلة الضعیفة (۱/ ۱۸۹)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:221

محدث فتویٰ